پاکستان کے عیسائی اور کیا چاہتے ہیں

ازجناب فضل الرحمن صدیقی مدیر وحدت مانچسٹر

روزنامہ جنگ لندن کی اشاعت ۶ مئی ۹۲ء میں برطانیہ میں مقیم پاکستان کرسچین لیگ کے ڈاکٹر نسیم ڈین کی حکومت پاکستان کے خلاف مظاہرے اور پریس کانفرنس کے بارے میں جو کچھ شائع ہوا ہے تعجب انگیز ہے اور ہم برطانیہ میں مقیم پاکستانی مسلمان موصوف کے اس طرز عمل کی پر زور مذمت کرتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان کی حکومت کا فرض اور ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ہر شہری (بشمول اقلیتوں) کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرے اس طرح ہر شہری پر بھی لازم ہے کہ وہ ملکی آئین اور قوانین کا احترام کرے۔

میں مسٹر نسیم ڈین اور جیمز شیرا کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ پاکستان و دیگر ممالک سے مسلمان ۵۲ ء ۸۵ کے لگ بھگ برطانیہ میں آباد ہونا شروع ہوئے تو انہوں نے اپنی دینی ضرورت کے تحت مکانات خرید کر مساجد میں تبدیل کر دیا۔ اور فیکٹریوں' ملوں' ریلوے' بسوں' ہسپتالوں اور ڈاکخانوں وغیرہ میں ملازمت اختیار کرلی اور وہاں نائٹ شفٹ میں کام ہماری وجہ سے شروع ہوا۔ برطانیہ میں مسلمان انکم ٹیکس ۔ وی اے۔ ٹی۔ نیشنل انشورنس یہودیوں 'عیسائیوں و دیگر لوگوں کی طرح ادا کرتے ہیں۔ مگر جو حقوق' سہولتیں اور مراعات برطانیہ میں یہودیوں اور کیتھولک عیسائیوں کو حاصل ہیں مسلمانوں کو نہیں۔ کیا مسٹر ڈین اور جیمز شیرا اور ان کے رفقاء نہیں جانتے کہ ان کے ہم عقیدہ و مذہب عیسائی ہی ہماری مسجدوں کو آگ لگاتے ہیں۔ مسجدوں پر خنزیر (سور) کے سر لٹکاتے ہیں۔ لیوٹن اسٹن 'ولور ہمٹن ' برمنگھم ' اولڈھم ' ڈڈلے' باٹلے و دیگر شہروں کی مساجد میں آگ لگائی گئی۔ مگر آج تک ایک بھی آگ لگانے والا پکڑا نہیں گیا۔ کیا مسٹر ڈین اور جیمز شیرا بتا سکتے ہیں کہ برطانیہ کے عیسائی صرف مسلمانوں کے مکانات اور مساجد نذر آتش کیوں کرتے ہیں؟ ۱۹۸۱ء والتھم فارسٹ ولند' بیلگریو روڈ پر محمد یونس خاں کی بیوی اور تین بچوں کو ان کے مکان سمیت زندہ جلا دیا گیا۔ اور آج گیارہ سال کے بعد بھی برطانیہ کی پولیس مجرموں کا سراغ نہیں لگا سکی۔ جبکہ سابق وزیر اعظم مسز مارگریٹ تھیچر کے ہوٹل برائیٹن میں بم کا دھماکہ کرنے والے آئرش مجرم حوالات میں سزا بھگت رہے ہیں۔

پاکستان میں عیسائیوں کو اپنے مذہب اور رسم و رواج کے مطابق پوری آزادی ہے۔ وہ اپنے گرجوں (چرچوں) میں علی الصبح اور رات کو عشاء کے وقت اپنے گھڑیال اور گھنٹے بجاتے ہیں۔ انہیں اپنے مذہبی تہواروں پر چھٹی ملتی ہے۔ ان کے قومی و صوبائی اسمبلی میں نمائندے موجود ہیں۔ پاکستان کی سپریم کورٹ میں ان کا ایک عیسائی چیف جسٹس بھی تھا جو اب انجہانی ہو چکا ہے۔ اس کے برعکس مسٹر نسیم ڈین اور جناب جیمز شیرا بتائیں کہ برطانیہ میں مسلمانوں کو اپنی مساجد میں لاؤڈ سپیکر پر پانچ وقت اذان دینے کی اجازت ہے؟ برطانوی پارلیمنٹ میں ۲۰' ۲۵ لاکھ مسلمانوں کا اپنا کوئی نمائندہ نہیں۔ ٹوری' لیبر' لبرل یا ایس ڈی پی میں یہودی ممبر تو موجود ہیں مگر مسلمان ایک بھی نہیں۔ حالانکہ یہودی تعداد کے لحاظ سے تھوڑے

ہیں۔

تین سال قبل رحیم یار خاں میں ایک گرجا (چرچ) اس لئے نذر آتش کر دیا تھا کہ وہاں چار عیسائی غنڈوں نے ایک سکول کی طالبہ کو زبردستی اغوا کر کے گرجا میں لے گئے اور اس کی بے حرمتی کرتے رہے۔ بعد ازاں گرجا کے پادری نے غنڈوں کو تحفظ دے کر گرجا سے فرار کرا دیا تھا۔ اس لئے مسلمانوں نے اسے آگ لگا دی۔ مگر برطانیہ میں مقیم پاکستانی عیسائیوں نے وہ اودھم مچایا جس کی مثال مشکل ہے۔ کیا سلمان رشدی اور اس کے سرپرستوں کے خلاف مسٹر نسیم ڈین' مسٹر جیمز شیرا یا ان کے کسی دوست نے کبھی احتجاج کیا؟ کیا انہوں نے لیسٹر میں اپنی ہم مذہب عورت جو کلمہ طیبہ والے جوتے فروخت کرتی تھی کے خلاف مظاہرے اور پریس کانفرنس کی؟ امریکہ اور یورپ عیسائی مسلمانوں کی دل آزاری کرنے کے لئے ہمیشہ موقع کی تلاش میں رہتے ہیں کیا کبھی مسٹر ڈین یا ان کے کسی ایک دوست نے مسلمانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا ہے؟

قیام پاکستان کے بعد انڈیا کے عیسائی بھارتی پاکستان کے عیسائی پاکستانی بن گئے۔ عیسائی نہ انڈیا میں مہاجر ہوئے اور نہ پاکستان میں۔ پاکستان میں عیسائیوں کو بلا امتیاز تمام سہولتیں' مراعات اور حقوق میسر ہیں جو دوسرے شہریوں کو حاصل ہیں۔ انہیں جان و مال عزت و آبرو کا مکمل تحفظ حاصل ہے۔ اس کے برعکس برطانیہ میں مسلمانوں کی جان و مال عزت و آبرو کا جتنا تحفظ ہو رہا ہے مسٹر ڈین اور مسٹر شیرا بخوبی جانتے ہیں۔ برٹش موومنٹ اور نیشنل فرنٹ والوں کے کردار پر تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔

پاکستان میں کسی شخص کو اسلام یا پیغمبرؐ اسلام کے خلاف زبان درازی کی اجازت نہیں دی جا سکتی یہ اسلامی حکومت کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلامی قانون کے مطابق اس بدبخت کو ایسی سخت سزا دے جو دوسروں کے لئے باعث عبرت ہو۔

میں مسٹر نسیم ڈین' جیمز شیرا اور ان کے رفقاء سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ پاکستان میں عیسائیوں کو جو حقوق' سہولتیں اور مراعات میسر ہیں کم از کم وہی حقوق برطانیہ میں مقیم مسلمانوں کو برطانوی حکومت سے دلا دیں۔ اس کے علاوہ خبیث سلمان رشدی کی کتاب سٹینک ورسز پر پابندی لگوانے کے لئے ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ برطانیہ میں ہماری جان' مال عزت اور آبرو دیگر مساجد کے تحفظ کے لئے ہمارے ساتھ آواز ملائیں۔ برطانیہ میں یہودی اور کیتھولک سکولوں کو گرانٹ ملتی ہے۔ مسلمانوں کے سکولوں کو بھی گرانٹ دلائیں۔ پاکستان میں عیسائیوں کے علیحدہ قبرستان ہیں۔ برطانیہ میں بھی یہودیوں کے علیحدہ قبرستان ہیں۔ مسلمانوں کے بھی علیحدہ قبرستان ہونے چاہئیں۔ ہماری مساجد میں آذان کے لئے لاؤڈ سپیکر کی اجازت ہونی چاہئے۔

مسٹر ڈین صاحب اور ان کے حواریوں سے گزارش ہے کہ جب کوئی عیسائی اسلام یا پیغمبرؐ اسلام کے خلاف گستاخی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو جواب میں ہم بھی ویسا ہی کر سکتے ہیں۔ ہمیں کسی سے پیشگی اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ کوئی آدمی اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک اللہ پر فرشتوں اور اللہ کے تمام رسولوں' تمام آسمانی کتابوں اور قیامت کے دن پر ایمان نہ

ہو۔ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ ان سے قبل جتنے پیغمبر گزر چکے ہیں۔ ان کی یہود و نصاریٰ سے زیادہ ہم عزت کرتے ہیں۔ پھر عیسائیوں کو اسلام کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ کیونکہ حضرت مریم صدیقہؑ کی پاکدامنی کی گواہی اور حضرت عیسی علیہ اسلام کی عزت افزائی قرآن نے ثابت کر دی ہے۔ جبکہ عیسائیوں کے دوست اور ہم پیالہ و ہم نوالہ یہودیوں نے جو الزامات حضرت مریم صدیقہؑ پر لگائے تھے اور جو ظلم و ستم حضرت عیسیؑ کی ذات گرامی پر کئے گئے ہمارا قلم لکھنے سے قاصر ہے۔

میں پاکستان کے وفاقی وزیر جناب چوہدری نثار علی سے متفق ہوں کہ پاکستان میں عیسائیوں کے خلاف ظلم و ستم کی یہ فرضی داستانیں' مظاہرے' پریس کانفرنسیں دراصل برطانیہ میں اپنے لوگوں کے لئے سیاسی پناہ حاصل کرنے کا ایک بہانہ ہے۔ اور اس سے قبل پاکستان کی ایک سیاسی پارٹی اور ایک اقلیتی جماعت کے لوگ دھڑا دھڑ سیاسی پناہ حاصل کر رہے ہیں۔ آخر میں مسٹر نسیم ڈین' مسٹر جیمز شیرا اور ان کے دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے چرچوں کے پادریوں سے کہیں کہ وہ مسلمان گھروں میں عیسائی مشنریوں کو عیسائیت کی تبلیغ کے لئے نہ بھیجیں بلکہ عیسائیوں کو عیسائی بنانے کی کوشش کریں۔ انہیں پبلک باروں اور کلبوں سے واپس لائیں۔ اور اپنے چرچ آباد کریں۔ اور اپنے چرچ مسلمانوں' ہندوؤں اور سکھوں کو فروخت نہ کریں۔ نہ جانے عیسائیوں کی مذہب سے بیزاری کی وجہ سے کتنے چرچ مساجد' مندروں اور گوردواروں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔

باقی از صفحہ : ۱۱

۴۴۶/۵ الاصابتہ ۲/ ۴۵۱

(۱۲) دیکھیے مناقب سعد بن معاذ۔ عمدۃ القاری ۱۶/ ۲۷۹ طبقات ۳/ ۴۲۰

(۱۳) ابوداود۔ اقتیتہ ۳/ ۳۰۱ حدیث نمبر ۳۵۸۲ مسند امام زید۔ ۴۹۴۔ ترمذی ۲/ ۳۹۴ بیہقی ۱/ ۱۳۶ مستدرک ۴/ ۱۲ اخبار القضاۃ ۱/ ۸۴ اور دیگر تاریخی کتب۔

باقی از صفحہ : ۴

موجود ہے حدود آرڈیننس امن عامہ اور معاشرتی ڈھانچے کے تحفظ کے حوالہ سے جرائم کی سزاؤں پر مشتمل ہے اور کوئی باخبر شخص اس حقیقت سے انکار نہیں کریگا اگر برطانیہ امریکہ اور انگریزی ممالک میں جرائم کی سزاؤں سے متعلقہ قوانین ملک کے تمام شہریوں کے لئے ایک ہیں اور ان ممالک میں مقیم مسلمانوں کے مذھبی عقائد اور رجحانات کو ان قوانین کی تشکیل میں کسی درجہ میں کوئی حیثیت نہیں دی گئی اس لئے تمام شہریوں کیلئے قانون کی یک نیت اور قوانین کی تشکیل میں اکثریت کے رجحانات کی بالادستی کے جو اصول مغربی ممالک میں اپنائے گئے ہیں پاکستان میں بھی حدود آرڈیننس کا نفاذ انہی دو اصولوں کی بنیاد پر ہوا ہے جن پر اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں ہے مغربی لا بستوں سے ہماری گزارش ہے کہ اسلامی نظام کی مخالفت کا شوق ضرور پورا کریں لیکن لینے کے "باٹ اور" اور دینے کے اور" کا طریق کار نہ اپنائیں یہ انصاف کے منافی ہے اور انسانی حقوق کی بالاتری کے تقاضوں سے بھی ہم آھنگ نہیں ہے